سوال: عورت کا کشمیری یا گھنگرو والی چوڑیاں پہننا کیسا

✍ سگ مدینہ محمد اعجاز رضا قادری عطاری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

کشمیری یا گھنگرو والی چوڑیوں میں آواز پیدا ہوتی ہے لہذا عورت کا ایسی چوڑیاں پہن کر نامحرم کے سامنے اس کو ظاہر کرنا یا اس کو اس طرح استعمال کرنا کہ نامحرم تک اس کی آواز پہنچے، یہ منع ہے محرم یا شوہر کے سامنے پہنے جائز ہے،: عورت کے لیے اجنبی کے سامنے اپنا سنگھار ظاہر کرنا حرام ہے عورت کا بجنے والا زیور پہن کر غیر محرم کے سامنے ظاہر کرنا یا اس طرح استعمال کرنا کہ آواز ان تک پہنچے، یہ ناجائز ہے۔ اللہ عزوجل قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے: (ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن)

ترجمہ: اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگھار۔ (النور، آیت 31)

اس آیت کے تحت تفسیرِ صراط الجنان میں ہے: یعنی عورتیں چلنے پھرنے میں پاؤں اس قدر آہستہ رکھیں کہ ان کے زیور کی جھنکار نہ سنی جائے، اسی لئے چاہئے کہ عورتیں بجنے والے جھانجھن نہ پہنیں 📗 (تفسیرِ صراط الجنان، جلد 6، صفحہ 623، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

تفسیراتِ احمدیہ میں ہے: حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قوم کی دعا قبول نہیں فرماتا، جن کی عورتیں جھانجھن پہنتی ہوں۔ 📕 (تفسیراتِ احمدیہ، صفحہ 565، مطبوعہ کراچی)

گھنگرو والا زیور پہننا جس سے آواز غیر محرم سنیں منع ہے، نہیں پہن سکتیں۔ ایسے زیور جن کی آواز غیر محرم سنیں، پہننے والیوں سے متعلق ایک حدیث میں ارشاد ہوتا ہے: اللہ پاک، باجے دار جھانجھن کی آواز کو ایسے ہی ناپسند فرماتا ہے جس طرح غناء کی آواز کو ناپسند فرماتا ہے اور اس کا حشر جو ایسے زیور پہنتی ہو ویسا ہی کرے گا جیسا کہ مزامیر والوں کا ہوگا، کوئی عورت باجے دار جھانجھن نہیں پہنتی مگر یہ کہ اس پر لعنت برستی ہے۔ 📘 (کنز العمال، جلد 16، صفحہ 164، رقم 45063)

گھنگرو پہننے کے متعلق سنن ابی داوٗد میں ہے:

ان مولاۃ لھم ذھبت بابنۃ الزبیر الی عمر بن الخطاب وفی رجلھا اجراس، فقطعھا عمر، ثم قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: ان مع کل جرس شیطانا

ترجمہ: ایک لونڈی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس لائی، اس کے پاؤں میں گھنگرو تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کاٹ دیا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ہر گھنگرو کے ساتھ شیطان ہوتا ہے (سنن ابی داوٗد، کتاب الخاتم، باب ما جاء فی الجلاجل، جلد 2، صفحہ 229، مطبوعہ لاھور)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک لڑکی آئی، جس کے پاؤں میں گھنگرو بج رہے تھے، فرمایا کہ اسے میرے پاس نہ لانا، جب تک اس کے گھنگرو کاٹ نہ لینا میں نے رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے، کہ جس گھر میں جرس یعنی گھنٹی یا گھنگرو ہوتے ہیں اس میں فرشتے نہیں آتے (سنن اَبي داود کتاب الخاتم، باب ماجاء في الجلاجل)از ماخوذ بہار شریعت حصہ شانزدہم)

رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھنگرو شیطان کا باجا ہے (مسند امام احمد بن حنبل جلد 14، صفحہ 338،)

عورت کے لئے اجنبی کے سامنے اپنا سنگھار ظاہر کرنا حرام ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن او اٰبآئِھن او اٰبآء بعولتھن او ابنآئِھن او ابناء بعولتھن او اخوانھن او بنی اخوانھن او بنی اخوٰتھن ۔۔الخ

ترجمہ کنز الایمان: اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے (پارہ 18، سورۃ النور، آیت 31)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ، بجنے والے زیور کے استعمال کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: بجنے والا زیور عورت کے لئے اس حالت میں جائز ہے کہ نامحرموں مثلاً خالہ، ماموں، چچا، پھوپھی کے بیٹوں، جیٹھ، دیور، بہنوئی کے سامنے نہ آتی ہو نہ اس کے زیور کی جھنکار (یعنی بجنے کی آواز) نامحرم تک پہنچے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: وَلَا یُبۡدِیۡنَ زِیۡنَتَہُنَّ اِلَّا لِبُعُوۡلَتِہِنَّ ترجمہ :اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر اور فرماتا ہے: وَلَا یَضۡرِبۡنَ بِاَرۡجُلِہِنَّ لِیُعۡلَمَ مَا یُخۡفِیۡنَ مِنۡ زِیۡنَتِہِنَّ ترجمہ: زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار

نبی کریم ﷺ دس خصلتیں ناپسند فرماتے تھے، ان میں سے ایک خصلت "التبرج بالزینۃ لغیر محلھا" یعنی اپنی زینت غیر محل پر ظاہر کرنا" بھی ہے۔ یعنی نبی پاک ﷺ یہ چیز پسند نہیں فرماتے تھے کہ کوئی غیر محرم کے لیے زینت ظاہر کرے (سنن ابو داوٗد، کتاب الخاتم، جلد 4، صفحہ 89، مطبوعہ بیروت)

اس کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”یعنی عورت کا اپنی زینت نا محرم مردوں پر ظاہر کرنا حرام ہے۔ (مراۃ المناجیح، جلد 6، صفحہ 134، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”عورت اگر نامحرم کے سامنے اس طرح آئے کہ اُس کے بال، گلے اور گردن یا پیٹھ یا کلائی یاپنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر ہو یا لباس ایسا باریک ہو کہ ان چیزوں سے کوئی حصہ اُس میں سے چمکے، تو یہ بالاجماع حرام اور ایسی وضع ولباس کی عادی عورتیں فاسقات ہیں اوران کے شوہر اگر اس پر راضی ہوں یا حسبِ مقدور بندوبست نہ کریں، تو دیوث ہیں۔“ (فتاوی رضویہ، ج6، صفحہ 509 تا 510، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

آواز والا زیور عورت کب پہن سکتی ہے، اس کے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے: ”بجنے والا زیورعورت کے لئے اس حالت میں جائز ہے کہ نامحرموں مثلاً خالہ ماموں چچا پھوپھی کے بیٹوں، جیٹھ، دیور، بہنوئی کے سامنے نہ آتی ہو، نہ اس کے زیور کی جھنکار نامحرم تک پہنچے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:
ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن۔الآیۃ ترجمہ: عورتیں اپنا سنگار شوہر یا محرم کے سوا کسی پر ظاہر نہ کریں۔ اور فرمایا
ولا یضربن بارجلھن لیعلم مایخفین من زینتھن ترجمہ: عورتیں پاؤں دھمک کر نہ رکھے کہ ان کا چھپا ہوا سنگار ظاہر ہو

یہ آیہ کریمہ جس طرح نامحرم کو گہنے کی آواز پہنچنا منع فرماتی ہے، یونہی جب آواز نہ پہنچے، اس کا پہننا عورتوں کے لئے جائز بتاتی ہے، کہ دھمک کر پاؤں رکھنے کو منع فرمایا، نہ کہ پہننے کو۔
(فتاوی رضویہ، جلد 22، صفحہ 128، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

مفسرشہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں: اَجراس جمع جَرس کی بمعنی جلاجل یعنی گھنگرواور اس جیسی آواز دینے والی چیز، اونٹ کے گلے میں گھنگروں اور باز(نامی پرندے) کے پاؤں کے چھلوں کو بھی اَجراس یا جلاجل کہتے ہیں۔ ہمارے ہندوستان میں بھی پہلے عورتوں میں جھانجن کا رواج تھا۔ حدیثِ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ میں جو جھانجن توڑ دینے کا ذکر ہے اُس کی شرح کرتے ہوئے مفتی صاحِب رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: اِس طرح (توڑ دیں) کہ ان کے اندر کے کنکر نکال دیئے جائیں

یا اس طرح کہ اسکے گھنگرو الگ کر دیئے جائیں یا اس طرح کہ خود جھانجھن ہی توڑ دیئے جائیں غرضیکہ ان میں آواز نہ رہے (مراۃ المناجیح ج ۶ ص ۱۳۶)

عورت کا آواز والے زیور چاہے وہ چوڑیاں ہیں یا دیگر زیور ہیں تو اپنے محرم یا شوہر کے لیے پہننا جائز ہے مگر ایسے آواز والے زیور پہننا جن کی آواز غیر محرم تک پہنچے غیر محرم کے لیے ظاہر ہو تو پھر یہ ممنوع ہے جوائنٹ فیملی میں دیور بھی غیر محرم ہوتے ہیں اس بات کا بھی خیال رکھا جائے اعلیحضرت رحمۃ تعالی اللہ علیہ بجنے والے زیور کے استعمال کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: بجنے والا زیور عورت کے لئے اس حالت میں جائز ہے۔کہ نامحرموں مثلاً خالہ ماموں چا پھوپھی کے بیٹوں ، جیٹھ ، دیور ، بہنوئی کے سامنے نہ آتی ہو نہ اس کے زیور کی جھنکار (یعنی بجنے کی آواز) نامحرم تک پہنچے ۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ترجَمۂ کنزالایمان: اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر) اور فرماتا ہے: کنزالایمان: زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا ہے سنگار) (پ ۱۸، النور : ۳۱) فائدہ: یہ آیت کریمہ جس طرح نامحرم کو گہنے (یعنی زیور) کی آواز پہنچنا منع فرماتی ہے یونہی جب آواز نہ پہنچے (تو) اس کا پہنا عورتوں کے لئے جائز بتاتی ہے کہ دھمک کر پاؤں رکھنے کو منع فرمایا نہ کہ پہنے کو۔ (فتاوی رضویہ ج ۲۲ ص ۱۲۷،۱۲۸)

آسان وضاحت: عورت کا روٹی بناتے وقت ہاتھ میں چوڑیاں ہوں تو چوڑیاں ایک دوسرے پر لگنے کی وجہ سے آواز پیدا کرتی ہیں یا اس طرح گھر میں مختلف کام کاج کرتے وقت بھی چوڑیاں ہاتھ میں ہو تو ایک دوسرے پر چوڑیاں لگنے پر آواز پیدا کرتی ہیں یا بعض طور پر اونچی جگہ سے ہاتھوں اوپر کر کے کوئی سامان اٹھائیں تو جب وہ ہاتھ نیچے کریں تو چوڑیاں ایک دوسرے پر لگنے کی وجہ سے آواز پیدا کرتی ہیں اس بات کا احتیاط کیا جائے جوائنٹ فیملی میں دیور بھی موجود ہوتے ہیں گھر میں اور اس طرح جو دیگر کزن چاچو تایا مامو خالو پھپھو ان کے بچے بھی غیر محرم ہوتے ہیں اس لیے اگر آواز والے زیورات پہنے ہو تو اس بات کا خاص خیال رکھا جائے

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم

جھانجھن سے مراد کون سا زیور ہے؟

سوال: حدیث میں جس باجے دار جھانجھن پہننے کی ممانعت کی گئی اس سے کونسازیورمراد ہے؟

جواب: اس سے گھنگرو والا زیور مراد ہے۔ ایسے زیور پہننے والیوں سے مُتعَلِّق ایک حدیث میں ارشاد ہوتا ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ باجے دار جھانجن کی آواز کو ایسے ہی ناپسند فرماتا ہے جس طرح غِناء کی آواز کو

ناپسند فرماتا ہے اور اس کا حشر جو ایسے زیور پہنتی ہو ویسا ہی کرے گا جیسا کہ مزامیر والوں کا ہوگا، کوئی عورت **باجے دار جھانجن** نہیں پہنتی مگر یہ کہ اس پر لعنت برستی ہے۔ (کَنزُ العُمّال ج ۱۶ ص ۱۶۴ رقم ۴۵۰۶۳)

ہر گُھنگرو کے ساتھ شیطان ہوتا ہے

حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے یہاں کی لونڈی حضرت زبیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی لڑکی کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لائی اور اس کے پاؤں میں **گھنگھرو** تھے۔ حضرت سَیِّدُنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں کاٹ دیا اور فرمایا کہ میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم سے سنا ہے کہ ہر گھنگھرو کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ (سُنَنُ اَبی دَاوٗد ج ۴ ص ۱۲۴ حدیث ۴۲۳۰)

جھانج والے گھر میں فرشتے نہیں آتے

حضرتِ سَیِّدَتُنا بُنانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ اُمّ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھیں کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں ایک بچّی لائی گئی جس پر **جھانجھن** تھے جو آواز کر رہے تھے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بولیں کہ اسے میرے پاس ہرگز

نہ لاؤ مگر اس صورت میں کہ اس کے **جھانجن** توڑ دئے جائیں میں نے رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا کہ اُس گھر میں فِرِشتے نہیں آتے جس میں **جھانج** ہو۔

(سُنَنُ اَبِی دَاوٗد ج۴ص۱۲۵ حدیث ۴۲۳۱)

اس باب کی احادیثِ مبارکہ کے تحت **مُفَسِّرِ** شہیر **حکیمُ الاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: ''اَجراس جمع جَرَس کی بمعنی جَلاجَل یعنی **گُھنگرو** اور اس جیسی آواز دینے والی چیز، اونٹ کے گلے میں **گُھنگروں** اور باز (نامی پرندے) کے پاؤں کے چَھلّوں کو بھی اَجراس یا جَلاجَل کہتے ہیں۔ ہمارے ہندوستان میں بھی پہلے عورَتوں میں جھانجن کا رواج تھا۔'' حدیثِ عائشہ رضی تعالیٰ اللہ عنہا میں جو **جھانجن** توڑ دینے کا ذکر ہے اُس کی شرح کرتے ہوئے مفتی صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''اِس طرح (توڑ دیں) کہ ان کے اندر کے کنکر نکال دیئے جائیں یا اس طرح کہ اسکے **گُھنگرو** الگ کر دیئے جائیں یا اس طرح کہ خود **جھانجھن** ہی توڑ دیئے جائیں غرضیکہ ان میں آواز نہ رہے۔ (مراۃ المناجیح ج۶ص۱۳۶)

زیور کی آواز کا حکم

سوال: کیا عورت کیلئے آواز والا زیور پہننا بالکل منع ہے؟

جواب: نہیں ایسا ہرگز نہیں، میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 22 صَفحہ 127 اور 128 پر فرماتے ہیں: بلکہ عورت کا باوصفِ قدرت بالکل بے زیور رہنا مکروہ ہے کہ مردوں سے تَشَبُّہ (مشابہت) ہے۔ مزید فرماتے ہیں: حدیث میں ہے: رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا "یَا عَلِیُّ مُرْ نِسَاءَکَ لَا یُصَلِّیْنَ عُطُلًا" ترجمہ: اے علی! اپنے گھر کی خواتین کو حکم دو کہ زیور کے بغیر نماز نہ پڑھیں۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرانِی ج ۴ ص ۲۶۲ حدیث ۵۹۲۹)

اُمُّ المومنین حضرت صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عورت کا بے زیور نماز پڑھنا مکروہ (یعنی ناپسندیدہ) جانتیں اور فرماتیں کچھ نہ پائے تو ایک ڈورا ہی گلے میں باندھ لے۔ (اَلسُّنَنُ الْکُبریٰ لِلْبَیْہَقِی ج ۲ ص ۳۳۲ رقم ۳۲۶۷) **اعلیٰ حضرت** رحمۃ تعالیٰ اللہ علیہ بجنے والے زیور کے استِعمال کے مُتَعَلِّق ارشاد فرماتے ہیں: بجنے والا زیور عورت کے لئے اس حالت میں جائز ہے

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل گروپ میں ایڈ ہونے کے لیے واٹس ایپ نمبر صرف اسلامی بہنیں رابطہ کریں نمبر اسلامی بہن کا ہے

03128972548

00923128972548

کہ نامحرموں مَثَلًا خالہ ماموں چچا پھوپھی کے بیٹوں، جَیٹھ، دَیور، بہنوئی کے سامنے نہ آتی ہو نہ اس کے زیور کی جھنکار (یعنی بجنے کی آواز) نامحرم تک پہنچے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ ترجَمۂ کنز الایمان: اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر... الخ (پ۱۸، النور: ۳۱) اور فرماتا ہے:

وَلَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ ترجَمۂ کنز الایمان: زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار (پ۱۸، النور: ۳۱) **فائدہ:** یہ آیتِ کریمہ جس طرح نامحرم کو گہنے (یعنی زیور) کی آواز پہنچنا منع فرماتی ہے یونہی جب آواز نہ پہنچے (تو) اس کا پہننا عورتوں کے لئے جائز بتاتی ہے کہ دھمک کر پاؤں رکھنے کو منع فرمایا نہ کہ پہننے کو۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۱۲۸،۱۲۷ مُلَخَّصاً)

عورت کا شوہر کیلئے زیور پہننا

سوال: عورتوں کا اپنے شوہر کی رِضا مندی کیلئے زیور پہننا کیسا؟

جواب: کارِثواب ہے۔میرے آقا اعلیٰ حضرت ، اِمامِ اَہلسنّت ،مولٰینا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: عورت کا اپنے شوہر کے

لئے گہنا (زیور) پہننا، بناؤ سنگار کرنا باعثِ اجرِعظیم اوراس کے حق میں نمازِ نفل سے افضل ہے، بعض صالحات (یعنی نیک بیبیاں) کہ خود اور اُن کے شوہر دونوں اولیاءِ کرام سے تھے ہر شب بعدِ نمازِ عشاء پورا سنگار کرکے دُلھن بن کر اپنے شوہر کے پاس آتیں اگر انھیں اپنی طرف حاجت پاتیں حاضِر رہتیں ورنہ زَیور ولباس اتار کرمُصلّے بچھاتیں اور نَماز میں مشغول ہو جاتیں ۔ اوردُلھن کو سجانا تو سنّتِ قدیمہ اور بَہُت احادیث سے ثابِت ہے بلکہ کنواری لڑکیوں کو زیور ولباس سے آراستہ رکھنا کہ ان کی منگنیاں آئیں ، یہ بھی سنّت ہے۔ (فتاوی رضویہ ج۲۲ص ۱۲۶) مگر یادر ہے! بناؤ سنگھار گھر کی چار دیواری میں وہ بھی صرف مَحارم کے سامنے ہو،انکو بناسنوار کرغیر مردوں کے سامنے بے پردہ لئے لئے پھرنا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

کانچ اور پلاسٹک کی چوڑیاں پہن کر نماز پڑھنا

مجیب: ابوالحسن ذاکر حسین عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1434

تاریخ اجراء: 06 شعبان المعظم 1444ھ/27 فروری 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کانچ کی چوڑیاں پہن کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟ اور اس کی آواز کا کیا حکم ہے؟

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کے لیے کانچ کی چوڑیاں پہننا جائز ہے، لہذا وہ انہیں پہن کر نماز پڑھ سکتی ہے۔ اور آواز کے حوالے سے حکم یہ ہے کہ غیر محرم تک اس کی آواز پہنچنے نہ دے۔ فتاوی فقیہ ملت میں ہے: "کانچ (یعنی شیشہ) اور پلاسٹک کی چوڑیاں پہننا اور پہن کر نماز پڑھنا صحیح و درست ہے۔" (فتاوی فقیہ ملت، ج 1، ص 177، مطبوعہ: شبیر برادرز)

وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُه اَعۡلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

کیا عورت کے لئے کانچ کی چوڑیاں پہننا ضروری ہے

مجیب: ابو مصطفی محمد کفیل رضا مدنی

فتوی نمبر: Web-333

تاریخ اجراء: 23 ذیقعدۃ الحرام 1443ھ / 23 جون 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا عورت کے لئے کانچ کی چوڑیاں پہننا ضروری ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورتوں کے لئے کانچ کی چوڑیاں پہننا ضروری نہیں ہے، البتہ عورت کے لئے بہتر ہے کہ عورتوں کی پہننے والی چیزوں (مثلاً چوڑیاں، انگوٹھی، بالیاں وغیرہ) میں سے کوئی نہ کوئی چیز پہن کر رکھے۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے: "عورت کا باوصف قدرت بالکل بے زیور رہنا مکروہ ہے کہ مردوں سے تشبہ ہے۔ حدیث میں ہے: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یکرہ تعطر النساء وتشبھھن بالرجال، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عورتوں کے تعطر (یعنی بے زیور رہنے) کو اور مردوں سے مشابہت بنانے والی عورتوں کو ناپسند فرماتے۔ (ت)

مجمع البحار میں ہے: قیل اراد تعطل النساء باللام وھی من لا حلی علیھا ولا خضاب واللام والراء یتعاقبان کہا گیا ہے کہ لفظ مذکور سے "تعطل النساء" حرج لام کے ساتھ مراد ہے اور اس سے وہ عورتیں مراد ہیں جو نہ تو زیور پہنے ہوں نہ خضاب لگائے ہوں پس یہاں لام اور راء ایک دوسرے کی جگہ آتے ہیں۔ (ت)

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا: یاعلی مر نسائک لا یصلین عطلا۔ رواہ ابن اثیر فی النھایۃ۔ اے علی! اپنے مخدرات کو حکم دو کہ بے گہنے نماز نہ پڑھیں۔ (امام ابن اثیر نے النہایہ میں اس کو روایت فرمایا۔ ت)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عورت کا بے زیور نماز پڑھنا مکروہ جانتیں اور فرماتیں: کچھ نہ پائے تو ایک ڈورا ہی گلے میں باندھ لے۔

مجمع البحار میں ہے: عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کرھت ان تصلی المرأۃ عطلا ولو ان تعلق فی عنقھا خیطا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عورتوں کے بغیر زیور نماز پڑھنے کو ناپسند فرماتیں (اور فرمایا کرتیں) اگر اور کچھ نہ ہو تو ایک ڈورا ہی گلے میں لٹکا لے۔ (ت) (فتاویٰ رضویہ، جلد 22، صفحہ 127-128، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم